رسالہ نمبر: 98

163 مَدَنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (40 صَفْحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرود شریف** پڑھے ہوں گے۔“ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

مختلف عُنوانات پر مَدَنی پھول قَبول فرمایئے، پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر مَحمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سے مَنقول **مَدَنی پھول** کا بھی شُمول ہے۔ یہ مسئلہ یادرکھئے کہ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

اس رِسالے کے تمام مَدَنی پھول ہر مسلمان کیلئے قابلِ قبول ہیں اور ان کے مطابِق عمل پر جنّت کے حُصُول کی امّید ہے۔ مبلّغین ومبلّغات کی خدمات میں عَرض ہے کہ اپنے سنّتوں بھرے بیان کے اختِتام پر موقع کی مناسبت سے اِس رِسالے میں دیئے ہوئے کسی بھی ایک عُنوان کے مَدَنی پھول بیان فرما دیا کریں۔ ہر عُنوان کے پہلے اور بعد دی ہوئی سُطُور بھی پڑھ کر سنا دیا کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"کرم یا رسولَ اللہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ۞ اونٹ کی طرح ایک

ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبْل بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (تِرمِذی ج ٣ ص ٣٥٢ حدیث ١٨٩٢) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔ (ابوداوٗد ج٣ ص ٤٧٤ حدیث٣٧٢٨) مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج٦ ص ٧٧) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مَرَض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو[٢] (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج٤ ص٥٧٥ ج ٢١ ص ٦٦٩) یہ دونوں پانی قِبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دِہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ٥ ص ٥٩٤) ❁ پی چکنے کے بعد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٢ ص ٨) ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجُود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ مَنْقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقهية الکبری لابن حجر الهيتمی ج٤ ص١١٧، کشف الخفاء ج١ ص٣٨٤) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پَیندے میں جَمْع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (١) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (٢) 120 صَفْحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”راہِ مدینہ کا مسافِر“ کے پَنْدْرَہ حُرُوف کی نِسبت سے چلنے کی 15 سنّتیں اور آداب

۞ پارہ 15 **سُورَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل** آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے: **وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾**

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک ہرگز زمین نہ چِیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”**بہارِ شریعت**“ جلد 3 صَفْحہ 435 پر **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا (صَحیح مُسلِم ص ١١٥٦ حدیث ٢٠٨٨)

❁ سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارَک سے پکڑ لیتے (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج٧ ص ٢٧٧ حدیث ٧١٣٢) ❁ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اتر رہے ہیں (الشمائل المحمدیة للترمذی ص ٨٧ رقم ١١٨) ❁ گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی مَیٹل کی) چَین ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ اَحْمقوں، مغروروں اور فاسِقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چَین یا بریسلیٹ (BRACELET) پہننا مَرد کیلئے حرام اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے ❁ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کَنارے کَنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❁ اَمْرَد کا ہاتھ نہ پکڑے، شَہوت کے ساتھ کسی بھی اسلامی بھائی کا ہاتھ پکڑنا یا مُصافحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے ❁ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بِن اَبی سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نَمازِ عید کے لیے گئے، جب واپس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (یعنی بیوی صاحِبہ) کہنے لگیں: آج کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیہِ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: **"گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔"** (کتابُ الْوَرَع مع موسُوعَہ امام ابن ابی الدُّنیا ج ۱ ص ۲۰۵) **سُبْحٰنَ اللہ! اَللہُ والے** راہ چلتے ہوئے بِلا ضَرورت بِالْخُصُوص بِھیڑ کے موقَع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو) شَرْعاً جس کی اجازت نہیں اُس پر نظر پڑ جائے! یہ اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہِ کا تقوٰی تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر بے اختیار نظر پڑ بھی جائے اور فوراً لوٹا لے تو گناہ گار نہیں ❁ کسی کے گھر کی بالکنی (BALCONY) یا کھڑکی کی طرف بِلا ضَرورت نظر اٹھا کر دیکھنا مناسِب نہیں ❁ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتِیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو، ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم کو جوتوں کی دَھمک ناپسند تھی ❁ راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے (ابوداؤد ج ٤ ص ٤٧٠ حدیث ٥٢٧٣) ❁ راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک میں انگلی ڈالنا، کان کُھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کُھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے ❁ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قَطْعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبّوں، پیکٹوں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

اور مِنرَل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا **بے اَدَبی** بھی ہے ۞ پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شَرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیسَّر ہوتو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَوور ہیڈ پُل'' استِعمال کیجئے ۞ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہوتو بھاگ پڑنے کے بجائے موقع کی مناسبت سے وَہیں کھڑے رہ جایئے کہ اس میں حِفاظت زیادہ ہے نیز رَیل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹڑیاں عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، رَیل گاڑی کو کافی دُور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں الجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے رَیل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹری سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خصوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے ۞ عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے حتَّی الْاِمکان روزانہ **پَون گھنٹہ** ذِکر ودُرود کے ساتھ پیدل چلئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صِحّت اچّھی رہے گی۔ **چلنے کا بہتر طریقہ** یہ ہے کہ شروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جسم کو وَرزِش ملے گی، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نظامِ اِنْہِضام (اِنْ۔ہِ۔ضام یعنی ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، ریح (GAS)، قبض، موٹاپا، دل کے اَمراض اور دیگر بے شمار بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا **ایک** بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو خَتم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ'' کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول

۞ **حضرت** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارَک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارَک پر کپڑا (یعنی سر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّة لِلتِّرمِذی ص ٤٠ حدیث ٣٢) معلوم ہوا ''سر بند'' کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ٹوپی اور عِمامہ شریف تیل کی آلُودَگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کا برسہابرس سے بہ نیّتِ سنّت ''سر بند'' اِستِعمال کرنے کا معمول ہے

۞ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِحتِرام کرے'' (ابوداؤد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَشِعَّةُ اللّمعات ج ٣ ص ٦١٧) سر اور داڑھی کے بال صابُن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ منہ، بالوں، بدن اور لباس وغیرہ سے بدبُو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فِرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبُو ہو مگر چھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبُو

تو اِس میں حَرَج نہیں ۞ حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دن میں ۲ دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج٦ ص١١٧) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہلِ عِلْم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم: ''جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنووں (یعنی اَبرووں) سے شُروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص٢٨ حدیث ٣٦٩) ۞ ''کَنْزُ الْعُمّال'' میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم جب تیل استِعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبرووں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے (کَنْزُ الْعُمّال ج٧ ص٤٦ رقم ١٨٢٩٥) ۞ ''طَبرانی'' کی رِوایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو ''عَنْفَقَہ'' (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج٥ ص٣٦٦ حدیث ٧٦٢٩) ۞ داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج٣ ص٦١٦) ۞ بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے ۞ حدیثِ پاک میں ہے: جو بِغیر بِسْمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السُّنّی ص٣٢٧ حدیث ١٧٣) ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام

محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں، **حضرتِ** سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **ایک** مرتبہ مُؤمن کے شیطان اور کافِر کے شیطان میں ملاقات ہوئی، کافِر کا شیطان خوب **موٹا تازہ** اور اچّھے لباس میں تھا۔ جبکہ مُؤمن کا شیطان **دُبلا پتلا**، پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور بَرَہْنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافِر کے شیطان نے مُؤمن کے شیطان سے پوچھا: آخِر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقْت بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔ اِس پر کافِر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے، لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۴۵) ۞ **تیل ڈالنے سے قَبْل** "**بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**" پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگایئے پھر اُلٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔ اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے ۞ سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے، خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر

کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے ،خوشبودار تیل تیّار رہے۔سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فو قتاً صابُون سے دھوتے رہیے ❁عورتوں کو لازِم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۴۹) ❁**خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔(تِرمذی ج ۳ ص ۲۹۳ حدیث ۱۷۶۲) یہ نَہی (یعنی مُمانَعت مکروہِ) تنزیہی (تَن ۔زِی۔ہی) ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۹۲) **امام مناوی** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی **فرماتے ہیں:** جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضَرورت ہو وہ مُطلقاً روزانہ کنگھی کر سکتا ہے (فَیضُ القدیر ج ۶ ص ۴۰۴) ❁ بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سُوال و جواب ملاحظہ ہوں، **سُوال:** کنگھا داڑھی میں کس کس وَقْت کیا جائے؟ **جواب:** کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وَقْت مُقرّر نہیں ہے اِعْتِدال (یعنی مِیانہ رَوی) کا حُکْم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جِنّاتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وَقْت مانگ چوٹی میں گرِفتار (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص ۹۲ ، ۹۴) ❁کنگھی کرتے وَقْت سیدھی طرف سے ابتِدا کیجئے چُنانچِہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تَعالٰی عنہا فرماتی ہیں: شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی (بُخاری ج ۱ ص ۸۱ حدیث ۱۶۸) شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عَینی

حَنَفی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یہ تین[۳] چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ہیں، ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شُروع کرنا مُستَحَب ہے جیسے مسجِد میں داخِل ہونا، لباس پہننا، مِسواک کرنا، سُرمہ لگانا، ناخُن تَراشنا، مُونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضو، غُسل کرنا اور بیتُ الخَلا سے باہَر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ (یعنی بُزُرگی والی) بات نہیں جیسے مسجد سے باہَر آنے، بیتُ الخَلا میں داخِل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وَقت بائیں (یعنی اُلٹی طرف) سے ابتِدا کرنا مُستَحَب ہے (عُمدۃُ القاری ج ٢ ص ٤٧٦) ❁ نَمازِ جُمُعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مُستَحَب ہے (بہارِ شریعت ج ١ ص ٧٧٤) ❁ روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اِس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹّھی) داڑھی ہے تو یہ بِغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بَدَرَجۂ اَولیٰ (ایضاً ص ٩٩٧) ❁ مَیِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز وگُناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ٣ ص ١٠٤) لوگ مَیِّت کی داڑھی مُونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز گناہ ہے۔ گُناہ مَیِّت پر نہیں مُونڈنے اور اِس کا حُکم کرنے والوں پر ہے۔

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ

صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائقِ بخشش شریف)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (١) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (٢) 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب''

ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　　خَتْم ہوں شامَتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"گیسو رکھنا نبیِّ پاک کی سنّت ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مَدَنی پھول

۞ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کی

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جومجھ پرایک دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ایک قیراط اَجر لکھتا اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔(عبدالرزاق)

مبارَک زُلفیں کبھی نِصْف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو ۞ کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور ۞ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں (الشمائل المحمدية للترمذی ص ٣٤، ٣٥، ١٨) ۞ ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں ۞ کندھوں کو چُھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سنّت کی ادائیگی عُمُوماً نَفْس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سنّت ادا کر ہی لینی چاہئے، اَلبتّہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب نُمایاں ہو جاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے ۞ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کیلئے حرام ہے (تسہیلاً فتاوٰی رضویہ ج٢١ص٦٠٠) ۞ صدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مَرْد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گدّی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔ تصوُّف بالوں کے بڑھانے

اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پوری پَیروی کرنے اور خواہشاتِ نَفْس کو مٹانے کا نام ہے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۸۷) ۞ عورت کا سر مُنڈوانا حرام ہے (خلاصہ از فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ٦٦٤) ۞ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نَصرانی عورتوں نے کٹوانے شُروع کر دیے ناجائز و گُناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حُکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گُنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۸۸) چھوٹی بچّیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے ان کو زنانہ یعنی لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے ۞ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنّت کے خِلاف ہے ۞ سنّت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے (ایضاً) ۞ مَرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مُنڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ٦٧٢) ۞ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے دونوں[2] چیزیں ثابِت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صرف اِحرام سے باہَر ہونے کے وَقْت ثابِت ہے۔ دیگر اوقات میں مُونڈانا ثابِت نہیں (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۸٦) ۞ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مَخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنّت نہیں ۞ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔'' (ابوداوٗد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور

کنگھا کرے ۞ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے **مُونچھ** کے بال تراشے اور سب سے پہلے **سفید بال** دیکھا۔ عَرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''اے ابراہیم! یہ **وقار** ہے۔'' عَرض کی: اے میرے رب! میرا **وقار** زیادہ کر۔ (موطّا ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶) **مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: آپ سے پہلے کسی نبی کی یا مُوچھیں بڑھی نہیں یا بڑھیں اور انہوں نے تراشیں مگران کے دینوں میں مُونچھ کاٹنا حُکمِ شَرْعی نہ تھا اب آپ کی وجہ سے یہ عمل سنّتِ ابراہیمی ہوا (مراۃ ج ۶ ص ۱۹۳) ۞ بُچّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَغل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مُونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ۞ گردن کے بال مُونڈنا مکروہ ہے (ایضاً ص ۳۵۷) یعنی جب سر کے بال نہ مُونڈائیں صرف گردن ہی کے مُونڈائیں جیسا کہ بَہُت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مُونڈادیے تو اِس کے ساتھ گردن کے بال بھی مُونڈادیے جائیں (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۸۷) ۞ چار چیزوں کے مُتَعلِّق حُکم یہ ہے کہ دَفن کردی جائیں، بال، ناخُن، حیض کا لتّا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے)، خون (ایضاً ص ۵۸۸، عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ۞ مَرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کردینا مُسْتَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے ۞ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک

حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سوجانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضر یعنی نقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی تَوثیق یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سر میں کالی مہندی لگا کر سوگیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جاچکا تھا! ۞ مہندی لگانے والے کی مُونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کَنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشِش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے ۞ **"شَرحُ الصُّدور"** میں حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: جو شخص داڑھی میں خِضاب (کالے خِضاب کے علاوہ مَثَلاً لال یا زَرد مہندی کا) لگاتا ہو، انتِقال کے بعد مُنکَر نَکِیر اُس سے سُوال نہ کریں گے۔ مُنکَر کہے گا: اے نَکِیر! میں اُس سے کیونکر سُوال کروں جس کے چہرے پر اسلام کا نور چمک رہا ہے۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۵۲)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتم ہوں شامَتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مَدَنی حُلیہ اپناؤ'' کے چودہ حُرُوف کی نِسبت سے لباس کے 14 مَدَنی پھول

پہلے **تین فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں:

۞ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللہ** کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴) **مُفَسّرِ** شَہیر حکیمُ الْاُمَّت

حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نِگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا ذِکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (مراۃ ج۱ ص۲۶۸) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ**[1] تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہوجائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۱۸۱حدیث۶۲۸۵) ❁ جو باوُجودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، **اللہ** تَعَالٰی اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (ابوداوٗد ج۴ ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ❁ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص۳۶) ❁ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص۴۱) ❁ **مَنقُول** ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسے مَرَض میں مبتَلا فرمائے گا جس کی دواء نہیں (اَیضاً ص ۳۹) ❁ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شُروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ۴۳) ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا

---

[1] ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** عزَّوَجلَّ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوّت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 409 پر ہے: سنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ۞ سنّت یہ ہے کہ مَرْد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراۃ ج۶ص ۹٤) ۞ مَرْد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچّیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 481 پر ہے: مَرْد کے لیے ناف کے نیچے سے گُھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چُھپانا فَرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳) اس زمانے میں بَہُتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پَیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصّہ کُھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چُھپا ہو کہ جِلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ **حرام** ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کُھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی (بہارِ شریعت) خُصُوصاً حج وعمرے کے اِحرام والے کو اِس میں سَخْت احتِیاط کی ضَرورت ہے ۞ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گُھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ **حرام** ہے، ایسوں کے کُھلے گُھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا

بھی **حرام** ہے۔ بِالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحلِ سَمُندر پر اِس طرح کے مَناظِر زیادہ ہوتے ہیں۔ لٰہذا ایسے مقامات پر جانے میں سَخْت احتِیاط ضَروری ہے ۞ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شَناخْت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبُّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبُّر** آ گیا۔ لٰہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ **تکبُّر** بَہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۰۹، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)

مَدَنی حُلْیَہ

داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو)، کلی والا سفید کُرتا سنّت کے مطابِق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالِشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مِسواک، پاجامہ یا شلوار ٹَخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)

دعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور **مَدَنی حُلیے** میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں کو سبز سبز گُنبد کے سائے میں شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اور جنّتُ الفِردَوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ! ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں

لگ رہا ہے مَدَنی حُلیے میں وہ کتنا شاندار

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (١) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (٢) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔　　(اِبنِ عَساکِر ج ٩ ص ٣٤٣)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عمامہ شریف آقا کی سنّت مبارکہ ہے'' کے پچّیس

حُرُوف کی نِسبت سے عِمامے کے 25 مَدَنی پھول

چھ فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ۞ عمامے کے ساتھ دو[۲] رَکْعَت نَماز بِغیر عِمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۲ ص۲۶۵ حدیث۳۲۳۳) ۞ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قِیامت ایک نور عطا کیا جائے گا (اَلجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۳۵۳ حدیث ۵۷۲۵) ۞ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جُمُعے کے روز عمامے والوں پر (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۱ ص۱۴۷ حدیث۵۲۹) ۞ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے (ایضاً ج۲ ص ۴۰۶ حدیث ۳۸۰۵ ، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ ص ۲۱۳) ۞ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بِغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے (ابنِ عَساکِر ج۳۷ ص ۳۵۵) ۞ عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے (کَنزُ الْعُمّال ج۱۵ ص ۱۳۳ رقم ۴۱۱۳۸) ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا

اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتَلا ہوگا جس کی دوا نہیں ۞ باندھنے سے پہلے رُک جائیے اور اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیجئے ورنہ ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا کم از کم یہی نیّت کر لیجئے کہ رِضائے الٰہی کیلئے بطورِ سنّت عِمامہ باندھ رہا ہوں ۞ مناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے (فتاوٰی رضویہ ج٢٢ص١٩٩) ۞ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک عِمامے کا شِملہ عُموماً پُشْت (یعنی پیٹھ مبارَک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شِملے ہوتے، اُلٹی جانب شِملہ لٹکانا خلافِ سنّت ہے (اشعۃُ اللّمعات ج٣ص ٥٨٢) ۞ عمامے کے شِملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ۞ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ص١٨٢) (بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ۞ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص٣٨) ۞ عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گُنْبَد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ص١٨٦) ۞ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور ۞ چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٧ص٢٩٩) ۞ عمامے کو جب اَز سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (عالمگیری ج ٥ ص ٣٣٠) ۞ اگر ضَرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر

ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٦ ص٢١٤) عمامے کے 6 طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ❁ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چِہرہ بھی مُتأَثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے ❁ طِبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے ❁ عمامہ شریف سے دماغ کو تقوِیّت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے ❁ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں ❁ عمامہ شریف کا شِملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شِملہ حرام مغز کو موسِمی اثرات مَثَلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحَفُّظ فراہم کرتا ہے ❁ شِملہ ''سَرسام'' کے مَرَض کے خطرات میں کمی لاتا ہے۔ دماغ کے وَرَم (یعنی سُوجن) کے مَرَض کو سَرسام کہتے ہیں ❁ مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین ، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں:

دَسْتار مُبارَک آنْحضرَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم دَر اَکْثَر سَفَید بُوَد و گاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔

(کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص۳۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سَبْز رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گنبد کے مکین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے سرِ انور پر سجایا ہے، **دعوتِ اسلامی** نے سَبْز سبز عمامے کو اپنا شِعار بنایا ہے، **سبز سبز عمامے** کی بھی کیا بات ہے! میرے **مکّی مَدَنی** آقا، **میٹھے میٹھے مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے **روضۂ انور** پر بنا ہوا **جگمگ جگمگ** کرتا **گُنْبد شریف** بھی **سبز سبز** ہے! **عاشقانِ رسول** کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وَقْت اپنے سر کو "سرسبز" رکھیں اور سبز رنگ بھی "گہرا" ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھرا نکھرا **سبز** ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گُنْبد کے سبز سبز جلووں کے طُفَیل **جگمگاتا نور برساتا** نظر آئے۔

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت
وہاں دن رات اُن کا سبز گُنْبد جگمگاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو خَتْم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”انگوٹھی کے ضَروری اَحکام“ کے اُنّیس حُرُوف کی نِسبت سے انگوٹھی کے 19 مَدَنی پھول

۞ مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے۔ سلطانِ دو جہان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا (صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۵۸۶۳) ۞ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں بِلاضَرورت مہندی لگانا **ناجائز** ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۸، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۹۸) بچّیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں

حَرَج نہیں۔ ۞ **لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔** (ترمذی ج ٣ ص ٣٠٥ حدیث ١٧٩٢) ۞ مَرْد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالمُحتار ج ٩ ص ٥٩٧) ۞ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ۞ حُرُوفِ مُقَطَّعات (م۔قَطْ۔طَ۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُرُوفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضُو پہننا اور چھونا یا مُصافَحے کے وَقْت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضُو چھو جانا جائز نہیں ۞ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلّے پہن سکتی ہیں (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٢٨) ۞ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزْن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا تَرک (یعنی جس کو اِسٹامپ کی ضرورت نہ ہو اُس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) **افضل** ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے) مُہر کی غَرَض سے (پہننے میں) خالی جَواز (یعنی صِرف جائز ہی) نہیں بلکہ **سنّت** ہے، ہاں تَکَبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص ١٤١) ۞ عیدَین میں انگوٹھی پہننا مُسْتَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ١ ص ٧٧٩

۷۸۰) مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے ۞ انگوٹھی اُنھیں کے لیے **سنّت** ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان وقاضی اور عُلَما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو **سنت نہیں** البتہ پہننا جائز ہے۔(عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) فی زمانہ انگوٹھی سے مُہر کرنے کا عرف (یعنی معمول ورَواج) نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے ''اِسٹام'' بنوائی جاتی ہے، لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا **سنت** نہ رہا ۞ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے (الھدایۃ ج ٤ ص ٣٦٧) ۞ چاندی کا چَھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورَتوں کا پہناوا) ہے مَردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز وگناہ ہے) (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۱۳۰) ۞ عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ۞ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد وعورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) ۞ دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی میں پہنی جائے (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ٥٩٦) ۞ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز وگناہ ہے اسی طرح ۞ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا یا اجمیر شریف کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی

انگوٹھی بھی جائز نہیں ۞ بواسیر و دیگر بیماریوں کے لئے دم کئے ہوئے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے بھی مردوں کے لئے جائز نہیں ۞ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر توبہ کر لیجئے اور آیندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتْم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"مِسواک کرنا سنّت مبارَکہ ہے" کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں:

۞ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۸) ۞ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹) ۞ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی **لکھتے** ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شَخْص **مِسواک** کا عادی ہو مرتے وَقْت اُسے **کلمہ** پڑھنا نصیب ہوگا اور جو **اَفیون** کھاتا ہو مرتے وَقْت اُسے **کلِمہ** نصیب نہ ہوگا ۞ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ **مِسواک** میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو خَتْم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے،

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِعِ لِلسُّیُوطی ج٥ ص٤٩ حدیث١٤٨٦٧) ۞ حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہ رحمۃُ اللہِ الہادِی کو وضو کے وَقْت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خَرْچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچّھر کے پَر برابر بھی حیثیَّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچّھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟'' (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ٣٨) ۞ سیِّدُنا امام شافِعی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے عِلْم پر عمل کرنا (حیاۃُ الحیوان ج٢ ص١٦٦) ۞ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ۞ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ۞ مِسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ۞ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث

بنتے ہیں ۞ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے ۞ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ۞ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ۞ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ۞ ہر بار دھو لیجئے ۞ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ۞ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ۞ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ۞ مِسواک وُضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ منہ میں بدبُو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ا ص ۶۲۳)

۞ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وَزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمالیجئے)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنَّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتم ہوں شامَتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہٴ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قُبور کی زیارت سنّت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 16 مَدَنی پھول

❁ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے مَنْع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے (اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) ❁ قُبورِ مُسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شُہداءِ عُظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کی حاضِری سعادت بَر سعادت اور

انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۳۲) ۞ (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقْت میں) دو رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) ۞ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو (ایضاً) ۞ قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۲۲، ۵۲۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوجائیں ۞ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نِیّت ہو تو کُفْر ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۲۳) ۞ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳) ۞ کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکْرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ۞ زیارتِ قبرِ میّت کے

مُواجَھہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِنْ۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۳۲) ۞ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبْر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو اِس کے بعد کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ ترجمہ: اے قبْر والو! تم پر سلام ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) ۞ جو قبرِستان میں داخِل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو ان پر اپنی رَحْمت اور میرا سلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہ السَّلام سے لے کر اس وقت تک جتنے مُؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے (مُصَنَّف ابن ابی شَیْبہ ج ۸ ص ۲۵۷) ۞ شفیعِ مُجرِمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مُؤمن مَردوں اور مُؤمن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مُؤمن قِیامت کے روز اس (یعنی

ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے (شَرۡحُ الصُّدُور ص ۳۱۱) ۞ حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاص یعنی قُلۡ ھُوَاللّٰهُ اَحَد (مکمّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا'' (دُرِّمُختارج ۳ ص ۱۸۳) ۞ قَبۡر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے مَیِّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبۡر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ص ۴۸۲، ۵۲۵) ۞ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡهِ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''صَحِیح مسلم شریف'' میں حضرتِ عَمۡرو بِن عاص رضی اللّٰه تَعَالٰی عنه سے مروی، انھوں نے دمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: ''جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے'' (مُسلِم ص۷۵ حدیث ۱۹۲) ۞ قَبۡر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبۡر پر آگ رکھنے سے مَیِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبۡر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفۡحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 اور (۲) 120 صَفۡحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتْم ہوں شامَتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٦ جُمادی الأُخریٰ ١٤٣٢ھ

ماخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قران پاک	ضیاء القران مرکز الاولیاء لاہور	الشمائل المحمدیۃ للترمذی	داراحیاء التراث العربی بیروت
ترجمۂ کنز الایمان	رضا اکیڈمی ممبئی ہند	شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	کتاب الورع لابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت
صحیح مسلم	دارابن حزم بیروت	تاریخ دمشق	دارالفکر بیروت
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	فیض القدیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	عمدۃ القاری	دارالفکر بیروت
موطا امام مالک	دارالمعرفۃ بیروت	مراۃ المناجیح	ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
مصنف ابن ابی شیبہ	دارالفکر بیروت	ہدایہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	الفتاوی الفقهية الكبرى	دارالکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
کنز العمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت	اتحاف السادۃ المتقین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت	فتاوٰی عالمگیری	دارالفکر بیروت
الفردوس بماثور الخطاب	دارالکتب العلمیہ بیروت	درمختار	دارالمعرفۃ بیروت
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
عمل الیوم واللیلۃ	دارالکتاب العربی بیروت	کشف الالتباس فی استحباب اللباس	داراحیاء العلوم باب المدینہ کراچی
جامع صغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net